سوال

(245) تقسیم وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوااوراس کے وارثوں میں باپ،ایک بیٹی،ایک حقیقی بھائی،دوباپ کی طرف سے بھائی اورایک حقیقی بہن ہے،وارثوں میں اس کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سارے ترکہ کے دوحصے کرلیئے جائیں گے،ان میں سے ایک حصہ بیٹی کو فرض ہونے کی وجہ سے اوردوسرا باپ کو فرض وعصبہ کی بنیادپر دیا جائے گا،بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ علماء کا اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی وراثت سے محروم رہتے ہیں ۔اگر میت کے ذمے قرض ہو تواسے وارثوں میں تقسیم سے قبل ترکہ سے ادا کیا جائے گااور قرض کے بعد بچنے والے ترکہ کو مذکورہ تقسیم کے مطابق وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا،اسی طرح میت کی طرف سے اگر کوئی ثابت شدہ شرعی وصیت ہو رتواسے بھی تقسیم سے قبل پورا کرنا ہوگا،جب کہ وصیت کل ترکہ کے ایک تہائی یا اس سے بھی کم سے متعلق ہو کیونکہ میت کوایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا اختیار نہیں ہے اوراگر کوئی اس سے زیادہ وصیت کرے توایک تہائی سے زیادہ پر عمل نہ ہوگا الا یہ کہ مکلف ومرشدوارثوں کی رضامندی ہواوراس بات کی دلیل کہ وارثوں میں ترکہ کی تقسیم سے پہلے قرض ادا کیا اوروصیت پر عمل کیا جائے،حسب ذیل ارشادباری تعالی ہے :

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ (النساء ۱۱/۴)

''اللہ تعالی تمہاری اولاد کے بارے میں تم کوارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے ۔۔۔۔ (اوریہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تعمیل) کے بعد جواس نے کی ہو یا قرض کے ادا ہونے کے بعد جواس کے ذمہ ہو عمل میں آئے گی۔''

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 332

محدث فتویٰ